سوال

(245) قرآن کے سائے میں دلہن کی رخصتی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل بعض گھرانوں میں یہ رواج ہے کہ دلہن کو قرآن کے سائے میں رخصت کیا جاتا ہے اور یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ اگر ہم اس کے سر پر قرآن کا سایہ کریں گے تو وہ سکھی رہے گی۔ کیا یہ عمل اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسا کرنا کتاب وسنت سے ثابت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ واہل بیت بھی تو اپنی بیٹیوں کو رخصت کرتے تھے مگر انہوں نے کبھی یہ کام نہیں کیا۔ دلہن کو دعا دیں اور کتاب وسنت کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کریں تاکہ اللہ اسے سُکھ اور چین نصیب کرے۔ قرآن اس لیے نازل نہیں ہوا کہ اس سے سروں پر سایہ کیا جائے یا قسم کے وقت اٹھایا جائے۔ یہ تو پڑھنے اور عمل کرنے کے لیے ہے۔ اگر سر پر کرنے سے سُکھ چین نصیب ہوتا ہو تو کیا دولہا کو سُکھ اور چین کے حصول کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی! فافہم وتدبر!

البتہ دلہن کو رخصت کرتے وقت مسافر کو رخصت کرنے والی دعائیں پڑھ دی جائیں تو درست ہوگا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسافر کو ودع کرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

(استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک) (ترمذي، الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مایقول الانسان اذاودع انسانا، ح: 3442، 3443)

''میں تیرا دین، تیری امانت (اہل وعیال وغیرہ) اور تیرا انجام کار اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔''

ایک حدیث میں اخر کی جگہ پر خواتیم ہے۔ (ایضا)

مفہوم دونوں کا ایک ہے۔

رخصت ہونے والا دوسروں سے دعا بھی کرواسکتا ہے جیسے کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں، مجھے زادِراہ دیجیے۔ آپ نے دعا کی:

(زودک اللہ التقوی)

''اللہ تجھے تقویٰ کا زادِراہ عطا کرے۔''

اس نے عرض کیا اور زیادہ کیجیے۔ آپ نے دعا کی:

(وغفر ذنبک)

''اللہ تیرے گناہ بخش دے۔''

اس نے پھر عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اور زیادہ کیجیے۔ آپ نے مزید دعا دی:

(ویسر لک الخیر حیث ما کنت) (ایضا، ح: 3444)

''تُو جہاں کہیں بھی ہو اللہ تیرے لیے خیر (بھلائی) آسان کر دے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نکاح کے مسائل، صفحہ: 534

محدث فتویٰ